از عدالتِ عظمیٰ

ایم۔ٹی۔ پوٹالنگاپا، میجر ودیگراں وغیرہ۔

بنام

ریاست کرناٹک ودیگراں وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 19، اپریل 1995

[آر ایم سہائے اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

ملازمت کا قانون: میسور اسٹیٹ گورنمنٹ سروس (کلاس III کے عہدوں پر مقامی امیدواروں کی بھرتی) قوائد، 1966:

میسور لیبر سروس (بھرتی) قوائد 1966

سنیارٹی-فیکٹریوں کے انسپکٹر-ترقی شدہ-براہ راست بھرتی-ابتدائی تقرری پر، قواعد کے تحت مقرر کردہ مطلوبہ قابلیت نہ رکھنے والے کو ترقی دی جاتی ہے-باقاعدگی کا حکم-رکھی گئی ابتدائی کمزوری کو دور نہیں کیا گیا تھا- قرار پایا کہ ترقی شدہ بھرتی براہ راست سے فوقیت نہ رکھتے ہیں۔

صرف ڈپلومہ کی اہلیت رکھنے والے اپیل گزاروں کو 1963 میں اسسٹنٹ انسپکٹر (فیکٹریاں) کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، کیونکہ مقرر کردہ کم از کم قابلیت والے افراد یعنی انجینئرنگ میں ڈگری دستیاب نہیں تھی۔ اس کے بعد، جب میسور اسٹیٹ گورنمنٹ سروس (کلاس III کے عہدوں پر مقامی امیدواروں کی بھرتی) قوائد، 1966 اور میسور لیبر سروس (بھرتی) قوائد، 1966 نافذ ہوئے، جس کے تحت اہلیت میں نرمی کی گئی اور انجینئرنگ میں ڈپلومہ کو کم از کم اہلیت کے طور پر مقرر کیا گیا، لیبر کمشنر نے اپیل گزاروں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کا ایک حکم جاری کیا۔ اپیل گزاروں کو 1969 اور 1970 کے درمیان انسپکٹر کے طور پر مزید ترقی دی گئی جبکہ جواب دہندگان کو 1971 میں براہ راست انسپکٹر کے طور پر بھرتی کیا گیا۔ جیسا کہ 1975 میں شائع ہونے والی درجہ بندی کی فہرست میں، اپیل کنندہ پروموٹیوں کو مدعا علیہ-براہ راست تقرریوں سے سینئر کے طور پر دکھایا گیا تھا، مؤخر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

الذکر نے ٹریبونل کے سامنے اپیل کنندگان کی ابتدائی تقرری کو چیلنج کیا۔ ان کارروائیوں کے زیر التواء ہونے کے دوران، حکومت نے 1984 میں ماضی سے متعلق قوانین میں ترمیم کی اور اسسٹنٹ انسپکٹر آف فیکٹریز کے لیے اہلیت کے طور پر ڈپلومہ فراہم کیا۔ ٹریبونل نے قواعد کی ماضی سے متعلق ترمیم کو غیر آئینی قرار دیتے ہوئے اسے کالعدم قرار دیا اور باقاعدگی کے حکم کو کالعدم قرار دیا اور 1975 میں شائع ہونے والی درجہ بندی کی فہرست کو کالعدم قرار دے دیا۔ تاہم، اس نے کرناٹک اسٹیٹ سول سروسز (کلاس III پوسٹ پر براہ راست بھرتی) اسپیشل قوائد، 1970 کے تحت اپیل کنندہ کی خدمات کو باقاعدہ بنایا۔

اس عدالت میں اپیلوں میں، اپیل گزاروں کے لیے یہ دلیل دی گئی کہ (1) ان کی ابتدائی تقرری میں کمزوری کو ہٹا دیا گیا ہے اور (2) نفاذ کے بعد، سال 1966 کے قواعد کے مطابق اپیل گزاروں کو 1966 میں مقرر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. ضابطہ بندی کا حکم مورخہ 15.12.1967 ریاستی حکومت کی طرف سے 17.8.1966 پر جاری کردہ نوٹیفکیشن پر منحصر تھا جس میں ایک مقامی امیدوار کو باقاعدہ بنانے کی اجازت دی گئی تھی بشرطیکہ وہ میسور اسٹیٹ سول سروس (جنرل بھرتی) قوائد، 1957 کے تحت تقرری کے لیے نااہل نہ ہو۔ مقامی امیدوار کے طور پر ان کی تقرری کی تاریخ۔ چونکہ اپیل گزاروں کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں تھی اور انہیں ان کی تقرری کی تاریخ پر اسسٹنٹ انسپکٹر کے طور پر مقرر ہونے سے نااہل قرار دیا گیا تھا، اس لیے یہ حکم ان کے بچاؤ میں نہیں آیا اور اس کے نتیجے میں حکومت انہیں باقاعدہ نہیں کر سکتی تھی۔

2. یہ قواعد براہ راست تقرری کے لیے بنائے گئے تھے۔ اس کی اتنی تشریح نہیں کی جاسکتی کہ 1963 میں مقرر کردہ شخص کو 1966 میں مقرر کیا گیا سمجھا جائے۔ ٹریبونل نے 1970 میں اپیلوں کو باقاعدہ بنانے کو برقرار رکھا ہے۔ لیکن ایک اسسٹنٹ انسپکٹر کو صرف اس صورت میں انسپکٹر کے طور پر ترقی دی جا سکتی تھی جب اس نے تین سال کی باقاعدہ خدمت مکمل کر لی ہو۔ اس لیے ٹریبونل نے یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی کہ اپیل گزاروں کو 1969 میں بھی ترقی نہیں دی جا سکتی تھی اور کسی بھی صورت میں انہیں جواب دہندگان سے سینئر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔

ٹی آر کپور بنام ریاست ہریانہ، [1986] ضمنی ایس سی سی 584، حوالہ دیا گیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 1953-55، سال 1989۔

کرناٹک ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بنگلور کے 21.12.88 تاریخ کے فیصلے اور حکم سے 1986 کے اے نمبر 1938-40 میں۔

سی اے نمبر 1950-89/52 میں اپیل کنندہ کے لیے ایم ویرپا۔

سی اے نمبر 1953-55/89 میں اپیل گزار کے لئے ایس رویندر بھٹ، محترمہ کرن جیتھانند اور نوین آر ناتھ۔

جواب دہندگان کے لیے ایس ایس جاویلی اور رنجیت کمار۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اپیل کنندگان، جو انسپکٹرز کے عملے میں ترقی یافتہ ہیں اور ریاست کرناٹک میں فیکٹریوں اور بوائیلرز برانچ کے تحت محکمہ میں اس سے بھی اونچے عہدوں پر ہیں، ٹریبونل کے 1975 میں شائع ہونے والی درجہ بندی کی فہرست کو کالعدم قرار دینے کے فیصلے سے ناراض ہیں۔ انہیں 1963 میں اسسٹنٹ انسپکٹرز (فیکٹریاں) کے طور پر مقرر کیا گیا۔ اسسٹنٹ انسپکٹر کے طور پر تقرری کے لیے کم از کم اہلیت سائنس میں ڈگری تھی۔ اپیل کنندگان صرف ڈپلومہ شدہ تھے۔ انہیں شاید اس لیے مقرر کیا گیا تھا، کیونکہ اہل افراد دستیاب نہیں تھے۔ اس لیے فیکٹریوں کے چیف انسپکٹر نے حکومت کو لکھا کہ ان کی خدمات کو باقاعدہ بنایا جائے۔ جب مراسلہ و کتابت زیر التوا تھا، ریاستی حکومت نے دو قواعد بنائے، ایک میسور اسٹیٹ گورنمنٹ سروس (کلاس III کے عہدوں پر مقامی امیدواروں کی بھرتی) قواعد، 1966 اور میسور لیبر سروس (بھرتی) قواعد، 1966۔ مؤخر الذکر کے قواعد نے اہلیت میں نرمی کی اور کم از کم اہلیت انجینئرنگ میں ڈپلومہ بن گئی۔ لیبر کمشنر نے ان قواعد کا خاص طور پر مقامی امیدواروں سے متعلق قواعد کا سہارا لیا اور درخواست گزاروں کی خدمات کو باقاعدگی سے مقرر کر کے انہیں باقاعدہ بنانے کا ارادہ کیا۔ انہیں دسمبر 1969 سے ستمبر 1970 کے درمیان انسپکٹر کے طور پر ترقی دی گئی۔ مئی 1971 میں جواب دہندگان کو براہ راست انتخاب کے ذریعے فیکٹریوں کے انسپکٹر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ درجہ بندی کی حتمی فہرست 1975 میں شائع ہوئی تھی۔ اپیل کنندگان-پروموٹیوں کو جواب دہندگان-براہ راست مقرر کردہ افراد سے سینئر کے طور پر دکھایا گیا تھا۔ جواب دہندگان نے اس کے خلاف نمائندگی کی۔ اس دوران، اپیل گزاروں میں سے ایک کو

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سینئر انسپکٹر کلاس I کے طور پر ترقی دی گئی۔ جواب دہندگان نے پھر اپیل گزاروں کی ابتدائی تقرری کو چیلنج کیا۔ جب حکومت کی طرف سے کوئی راحت نہیں ملی تو انہوں نے عدالت عالیہ سے رجوع کیا لیکن درخواستوں کو ٹریبونل میں منتقل کر دیا گیا۔ ان کارروائیوں کے زیر التواء ہونے کے دوران مزید ترقیاں بھی دی گئیں۔ حکومت نے اپیل گزاروں کی دشواری کو محسوس کیا، اس لیے اس نے 1984 میں 1959 کے قواعد میں ترمیم کی اور اسسٹنٹ انسپکٹر آف فیکٹریز کے لیے اہلیت میں سے ایک کے طور پر ڈپلومہ فراہم کیا۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ 1986 کے قواعد غلط تھے کیونکہ انہوں نے جواب دہندگان کو ان کے ذاتی حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کی جو ٹی آر کپور بنام ریاست ہریانہ، [1986] میں اس عدالت کے فیصلے کے منافی تھا۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ قواعد میں پچھلی نظر سے ترمیم کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے تاکہ جواب دہندگان کے ذاتی حقوق کو متاثر یا نقصان پہنچایا جا سکے۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ جس تاریخ کو مقامی امیدواروں کو باقاعدہ بنانے کے قواعد، سال 1966 جاری کیے گئے تھے، اپیل گزاروں کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں تھی جس سے وہ فائدہ اٹھا سکیں۔ نتیجتاً لیبر کمشنر کا 15.12.1967 پر اپیل گزاروں کی خدمات کو باقاعدہ بنانے کا حکم قانون کے مطابق نہیں تھا۔ تاہم ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندگان کو کرناٹک اسٹیٹ سول سروسز (کلاس III کے عہدے پر براہ راست بھرتی) (خصوصی قواعد)، 1970 کے تحت باقاعدہ بنایا گیا ہے۔

ان نتائج کے نتیجے میں ٹریبونل نے درج ذیل ہدایات جاری کیں۔

(i) ہم ان اپیلی کیشنز کی اجازت دیتے ہیں۔

(ii) ہم ترمیم شدہ قاعدہ، سال 1984 کو آئین ہند کے آرٹیکل 14 اور 16 کی خلاف ورزی قرار دیتے ہیں اور انہیں کالعدم قرار دیتے ہیں۔

(iii) ہم جواب دہندگان 1 سے 3 کو ہدایت دیتے ہیں کہ وہ تیسرے درخواست گزار کے جی کرشنا پا سے نیچے 4 سے 6 جواب دہندگان کو رکھ کر اعتراض شدہ سنیارٹی لسٹ کو دوبارہ کریں اور یہ کام جواب دہندگان 1 سے 3 کو اس حکم کی کاپیاں موصول ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کے اندر کیا جائے گا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(iv) درجہ بندی کی فہرست کو دوبارہ بنانے کے بعد، درخواست دہندگان اور جواب دہندگان 4 سے 6 کے معاملات کا جائزہ لیا جائے اور ان میں سے ہر ایک کو اگلے اعلیٰ کیڈروں کو ترقی کی مطلوبہ اہلیت کی تاریخیں الاٹ کی جائیں اور اس کے نتیجے میں تمام فوائد بھی دیے جائیں۔

قواعد کو ختم کرنے میں کوئی رعایت نہیں لی جا سکتی۔ فاضل وکیل سری بھٹ نے محسوس کیا کہ اس نے دو عرضیاں پیش کیں، ایک یہ کہ اپیل گزاروں کو اسسٹنٹ لیبر انسپکٹر کے طور پر ان کی تقرری میں کمزوری، اگر کوئی ہو تو، کو ہٹا دیا گیا۔ متبادل میں فاضل وکیل نے زور دیا کہ کسی بھی صورت میں 1966 کے قواعد نافذ ہونے کے بعد انہیں اس تاریخ سے مقرر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے اور یہ کہ تقرری کی اصل تاریخ ہونے کی وجہ سے اور 1971 سے تین سال پہلے انسپکٹر کے عہدوں پر ان کی ترقی کسی بھی غیر قانونی حیثیت کا شکار نہیں ہوئی۔ فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ کسی بھی صورت میں وہ ان جواب دہندگان سے سینئر ہیں جو مئی 1971 میں کسی وقت ملازمت میں داخل ہوئے تھے۔ ایسا لگتا ہے کہ دونوں میں سے کسی بھی جمع کرانے کی کوئی اہلیت نہیں ہے۔ جہاں تک 15.12.1967 کے آرڈر کے ذریعے باقاعدگی کا تعلق ہے، یہ ریاستی حکومت کی طرف سے 17.8.1966 پر جاری کردہ نوٹیفکیشن پر منحصر ہے جس میں مقامی امیدوار کو باقاعدہ کرنے کی اجازت دی گئی ہے بشرطیکہ وہ میسور اسٹیٹ سول سروس (جنرل بھرتی) قوائد، 1957 کے تحت تقرری کے لیے نااہل نہ ہو۔ چونکہ اپیل گزاروں کے پاس مطلوبہ اہلیت نہیں تھی اور انہیں ان کی تقرری کی تاریخ پر اسسٹنٹ انسپکٹر کے طور پر مقرر ہونے سے نااہل قرار دیا گیا تھا، اس لیے یہ حکم ان کے بچاؤ میں نہیں آیا اور اس کے نتیجے میں انہیں حکومت کے جاری کردہ 1967 کے حکم کے تحت باقاعدہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ جہاں تک اس دلیل کا تعلق ہے کہ اپیل گزاروں کو 1966 میں مقرر کیا گیا سمجھا جانا چاہیے، ایسا کوئی حکم نہیں ہے۔ یہ قواعد براہ راست تقرری کے لیے بنائے گئے تھے۔ اس کی اتنی تشریح نہیں کی جا سکتی کہ 1963 میں مقرر کردہ شخص کو 1966 میں مقرر کیا گیا سمجھا جائے۔ ٹریبونل نے 1970 میں اپیل گزاروں کو باقاعدہ بنانے کو برقرار رکھا ہے۔ لیکن ایک اسسٹنٹ انسپکٹر کو صرف اس صورت میں انسپکٹر کے طور پر ترقی دی جا سکتی تھی جب اس نے تین سال کی باقاعدہ خدمت مکمل کر لی ہو۔ لہٰذا ٹریبونل نے یہ نتیجہ ریکارڈ کرنے میں قانون کی کوئی غلطی نہیں کی کہ اپیل گزاروں کو 1969 میں بھی ترقی نہیں دی جا سکتی تھی اور کسی بھی صورت میں انہیں جواب دہندگان سے سینئر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندگان اور ریاست کی طرف سے دائر کی جانے والی اپیلیں اس کے نتیجے میں ناکام ہو جاتی ہیں اور خارج کر دی جاتی ہیں۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document